بدھ 18 اگست 2004ء

احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل
C.P.L 29　ٹیلی فون نمبر 213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com
بدھ 18 اگست 2004ء، یکم رجب 1425 ہجری - 18 ظہور 1383 ہش　جلد 54-89　نمبر 184

گمشدہ چیز

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

حکمت اور دانائی کی بات مومن کی گمشدہ متاع ہے۔ جہاں کہیں وہ اس کو پاتا ہے وہ اس کو اپنانے اور قبول کرنے کیلئے تیار رہتا ہے۔

(جامع ترمذی کتاب العلم باب فی فضل الفقه حدیث 2611)

جلسہ سالانہ جماعت ہائے احمدیہ جرمنی کا پروگرام

جماعت ہائے احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ مورخہ 20 تا 22۔ اگست 2004ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفس نفیس اس جلسہ میں رونق افروز ہوں گے۔ احمدیہ ٹیلی ویژن اس موقع پر جلسہ سالانہ جرمنی کے پروگرام Live ٹیلی کاسٹ کرے گا۔ ان کے علاوہ بعض دیگر ریکارڈنگز بھی نشر کی جائیں گی۔ تفصیل حسب ذیل ہے۔

جمعۃ المبارک 20۔اگست 2004ء

3:00 بجے سہ پہر	جلسہ سالانہ کی تیاری
3:45 بجے سہ پہر	حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا انتظامات جلسہ کا معائنہ
4:30 بجے سہ پہر	Live نشریات کا آغاز۔ انٹرویوز اور پرچم کشائی
5:00 بجے سہ پہر	خطبہ جمعہ (Live)
6:00 بجے سہ پہر	اعلانات۔ جلسہ سالانہ کی تاریخ (ڈاکومنٹری)
6:40 بجے شام	مہمانوں کی فرینکفرٹ اور بیت السبوح میں آمد (ڈاکومنٹری)
7:00 بجے رات	خطبہ جمعہ (دوبارہ)
7:55 بجے رات	Live نشریات کا آغاز
8:00 بجے رات	تلاوت، نظم
8:20 بجے رات	تقریر مکرم حیدر علی ظفر صاحب مربی انچارج جرمنی
9:00 بجے رات	تقریر۔ مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا
9:40 بجے رات	نظم
9:50 بجے رات	جلسہ سالانہ کے بارے میں تاثرات
10:20 بجے رات	سارے دن کی جھلکیاں۔ اعلانات

ہفتہ 21۔اگست 2004ء

3:00 بجے سہ پہر	حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کا مستورات سے خطاب (Live)
4:45 بجے سہ پہر	حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا دورہ جرمنی 2004ء (ریکارڈنگ)
5:45 بجے سہ پہر	100 بیوت الذکر کے بارے میں ڈاکومنٹری
6:15 بجے سہ پہر	جلسہ سالانہ کے بارے میں تاثرات (Live)
8:50 بجے رات	جرمنی سے Live نشریات
9:00 بجے رات	تقریر۔ مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب
9:40 بجے رات	نظم
9:50 بجے رات	تقریر۔ مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی
10:30 بجے رات	سارے دن کے پروگراموں کی جھلکیاں

اتوار 22۔اگست 2004ء

4:30 بجے سہ پہر	تلاوت۔ نظم
4:50 بجے سہ پہر	تقریر۔ مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ
5:30 بجے سہ پہر	جلسہ سالانہ کے بارے میں تاثرات
6:00 بجے سہ پہر	جلسہ پر آنے والے مہمانان سے انٹرویوز
6:45 بجے شام	جلسہ سالانہ کے بارے میں تاثرات (Live)
7:00 بجے شام	تلاوت۔ نظم
7:20 بجے شام	سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا اختتامی خطاب

☆ ☆ ☆ ☆

کفالت یتامیٰ کی سعادت

کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ ربوہ اپنے قیام سے لے کر اب تک 725 گھرانوں کے 2635 یتامیٰ کی کفالت وخبرگیری کر چکی ہے۔ اس عرصہ کے دوران 307 گھرانوں کے 1085 یتیم بچے برسرروزگار ہوئے اور بچیاں شادی کے بعد اپنے گھروں میں آباد ہو چکی ہیں۔ 1500 سے زائد بچے اس یتامیٰ کمیٹی کے زیر کفالت ہیں۔ اگر ہم ان کی اچھی پرورش کریں گے اور ان کی جائز ضروریات کو پورا کریں گے تو یقیناً جماعت کے مفید وجود ثابت ہوں گے۔

کفالت یتامیٰ کمیٹی کی مالی معاونت آپ کے لئے اجر عظیم کا باعث ہوگی۔

(سیکرٹری یکصد یتامیٰ کمیٹی دارالضیافت ربوہ)

نصرت جہاں انٹر کالج کی نمایاں کامیابی

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے امسال نصرت جہاں انٹر کالج کو فیصل آباد بورڈ کے امتحان میں تین اعزاز حاصل کرنے کی توفیق ملی الحمدللہ۔

سید مطاہر جمال احمد شاہ صاحب نے 961 نمبر حاصل کر کے بورڈ میں مجموعی طور پر تیسری اور پری میڈیکل گروپ میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔ محسن علی کامران 883 نمبر حاصل کر کے بورڈ کے جنرل سائنس گروپ میں اول آئے۔

کالج کے کل 63 طلباء نے امتحان دیا جس میں سے 5 طلباء نے 900 سے زائد نمبر حاصل کئے 39 فرسٹ اور 14 سیکنڈ ڈویژن میں کامیاب ہوئے۔ اور 7 طلباء کی کمپارٹ آئی۔ مجموعی طور پر رزلٹ 84% رہا۔

(پرنسپل نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ)

مشعل راہ

ضروری دینی مسائل سے واقفیت کی ضرورت

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

جب تک قوم کو شریعت سے واقفیت نہ ہو انہیں معلوم نہ ہو کہ انہوں نے کیا کرنا ہے عملی حالت کی اصلاح مشکل ہوتی ہے اس لئے خلیفہ کے کاموں میں تعلیم شرائع ضروری ہے میں نے ایک شخص کو دیکھا جو بیعت کرنے لگا۔ اس کو کلمہ بھی نہیں آتا تھا۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہماری جماعت کا کوئی فرد باقی نہ رہے جو ضروری باتیں دین کی نہ جانتا ہو۔ پس اس تعلیم شرائع کے انتظام کی ضرورت ہے۔ یہ کام کچھ تو (مربیان) اور واعظین سے لیا جاوے۔ وہ ضروری دینی مسائل سے قوم کو واقف کرتے رہیں میں نے ایسے آدمیوں کو دیکھا ہے جو قوم میں لیڈر کہلاتے ہیں وہ نماز نہیں پڑھنا جانتے اور بعض اوقات عجیب عجیب قسم کی غلطیاں کرتے ہیں اور نمازیں پڑھنی نہیں آتی ہیں اور یقیناً نہیں آتی ہیں۔ کوئی کہہ دے گا کہ یہ (تعدیل ارکان) فضول ہیں میں کہتا ہوں کہ خدا نے کیوں فرمایا یعلمھم الکتب (۔) پس یہ ضروری چیز ہے اور میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر ایک کی حکمت بیان کر سکتا ہوں۔ میں نے حضرت صاحب کو دیکھا ہے کہ جراب میں ذرا سوراخ ہو جاتا تو فوراً اس کو تبدیل کر لیتے۔ مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ لوگ ایسی پھٹی ہوئی جرابوں پر بھی جن کی ایڑی اور پنجہ دونوں نہیں ہوتے مسح کرتے چلے جاتے ہیں یہ کیوں ہوتا ہے۔ شریعت کے احکام کی واقفیت نہیں ہوتی۔ اکثر لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ رخصت اور جواز کے صحیح محل کو نہیں سمجھتے۔

مجھے ایک دوست نے ایک لطیفہ سنایا کہ کسی مولوی نے ریشم کے کنارے والا تہ بند پہنا ہوا تھا۔ اور وہ کنارہ بہت بڑا تھا میں نے ان سے کہا کہ ریشم تو منع ہے۔ مولوی صاحب نے کہا کہاں لکھا ہے میں نے کہا کہ آپ لوگوں سے ہی سنا ہے کہ چار انگلیوں سے زیادہ نہ ہو مولوی صاحب نے کہا کہ چار انگلیاں ہماری تمہاری نہیں بلکہ حضرت عمرؓ کی۔ ان کی چار انگلیاں ہماری بالشت کے برابر تھیں اسی طرح انسان خیالی شریعتیں قائم کرتا ہے۔ یہ خوف کا مقام ہے ایسی باتوں سے پرہیز کرنا چاہئے اور یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب انسان حدود شرائع سے واقف ہو اور خدا کا خوف دل میں ہو۔ یہ مت سمجھو کہ چھوٹے چھوٹے احکام میں اگر پرواہ نہ کی جاوے تو کوئی حرج نہیں یہ بڑی بھاری غلطی ہے جو شخص چھوٹے سے چھوٹے حکم کی پابندی نہیں کرتا وہ بڑے سے بڑے حکم کی بھی پابندی نہیں کر سکتا۔ خدا کے حکم سب بڑے ہیں بڑوں کی بات بڑی ہی ہوتی ہے جن احکام کو لوگ چھوٹا سمجھتے ہیں ان سے غفلت اور بے پرواہی بعض اوقات کفر تک پہنچا دیتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے بعض چھوٹے چھوٹے احکام بتائے ہیں مگر ان کی عظمت میں کمی نہیں آتی۔

(منصب خلافت۔ انوار العلوم جلد دوم ص43)

نصیر احمد بدر صاحب

اپنی نسلوں کے فائدے کے لئے روزنامہ الفضل سے فیضیاب ہوتے رہیں

روزنامہ الفضل جماعت احمدیہ کا نہایت اہمیت کا حامل اخبار ہے جو احباب جماعت کی تعلیم و تربیت کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے دور میں 1913ء میں شروع ہوا۔ اس میں حضرت مسیح موعود اور خلفاء کے ارشادات ہمیں پڑھنے کے لئے ملتے ہیں اسی طرح اس میں نہایت اعلیٰ قسم کے روحانی، علمی اور تربیتی مضامین اور ایمان افروز واقعات ہوتے ہیں۔ جن سے افراد جماعت اپنے ایمانوں کو تازہ کرتے رہتے ہیں۔

علاوہ ازیں روزنامہ الفضل ہمیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات تازہ ارشادات اور دورہ جات کی رپورٹس اور جماعتی خبریں بھی پہنچاتا ہے۔ احمدی ماحول میں ہونے والی خوشی اور غمی کی اطلاعات ملتی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اہم ملکی و غیر ملکی خبریں بھی پڑھنے کو ملتی ہیں جن سے ہم خود بھی فیضیاب ہوتے ہیں اور اپنے بیوی بچوں اور دوستوں کو بھی فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ حضرت مصلح موعود نے اسے "روحانی نہر" قرار دیا ہے جو بے شمار روحوں کو سیراب کرنے اور ان کی پیاس بجھانے کا ذریعہ ہے۔

1937ء میں جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود نے الفضل خریدنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا تھا:۔

"میں اخبار کے فائدہ کے لئے نہیں بلکہ آپ لوگوں کے ایمانوں اور آپ کی نسلوں کے ایمانوں اور آپ کے ہمسایوں کے ایمانوں کے فائدے کے لئے کہہ رہا ہوں کہ آپ لوگ اخبارات خریدیں اور جو لوگ نہیں پڑھ سکتے وہ بھی اخبار خرید کر اپنے غیر احمدی ہمسایوں اور دوستوں کو دیا کریں"۔

(الفضل 18 جون 2004ء)

پس تمام احباب جماعت کوشش کریں کہ:۔

1۔ یہ روحانی نہر آپ کے گھر تک ہمیشہ پہنچتی رہے اور آپ سب اس سے سیراب ہوتے رہیں۔

2۔ اپنے بیوی بچوں اور عزیز و اقارب کو بھی اس کی اہمیت سے آگاہ کرتے ہوئے اس کا مطالعہ کرنے کی طرف توجہ دلائیں۔

3۔ اسی طرح اپنے دوستوں کو بھی وقتاً فوقتاً استفادہ کے لئے دیتے رہیں تا کہ وہ اس سے فیضیاب ہو سکیں۔

4۔ الفضل کا مطالعہ کرنے کے بعد اسے کسی دوسری فیملی کو بھجوا دیں جو مالی وسعت نہ ہونے کی وجہ سے اخبار الفضل جاری کروانے سے محروم ہے۔

5۔ احباب جماعت کو اخبار خرید کر پڑھنے کی تحریک کریں۔ نئے الفضل جاری کروانے کے لئے اس کے چندہ کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

سالانہ چندہ (بیرون ربوہ)	خطبہ نمبر (سالانہ) (بیرون ربوہ)	سالانہ چندہ (اندرون ربوہ)
1275 روپے	270 روپے	1050 روپے

6۔ الفضل اخبار میں مقدس تحریرات اور دینی تعلیم پر مبنی مواد ہوتا ہے اور اس کے احترام کا تقاضا ہے کہ اس کو سنبھال کر اس کا ریکارڈ رکھا جائے تا کہ بوقت ضرورت کام آئے اور اگر سنبھال نہ سکیں تو احتیاط کے ساتھ ضائع کر دیں اور اسے دوسرے اخبارات کے ساتھ ہرگز فروخت نہ کیا جائے تا کہ مقدس تحریرات کی بے حرمتی نہ ہو۔

امید ہے کہ آپ ان امور کا خاص خیال رکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سے بھرپور استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تجارت کیلئے وقف کریں

حضرت مصلح موعود نے فرمایا:۔

تجارت ایک ایسی چیز ہے جس میں انسان بغیر کسی خاص سرمایہ کے بہت تھوڑی محنت کے ساتھ کامیاب ہو سکتا ہے۔ جو لوگ اسی طرف توجہ کرینگے وہ نہ صرف اپنے اور اپنے رشتہ داروں کے لئے روزی کا سامان پیدا کرینگے بلکہ دین کی خدمت کیلئے چندہ بھی دے سکیں گے۔ ضرورت ہے کہ ہماری جماعت کے نوجوان اس تحریک کی اہمیت کو سمجھیں اور اپنے آپ کو تجارت کیلئے وقف کریں۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 28 دسمبر 1945ء)

سینمابینی کے بداثرات

سیدنا حضرت مصلح موعود نے تحریک جدید کے مطالبہ بابت سادہ زندگی پیش کرتے ہوئے فرمایا:

سینما کے متعلق میرا خیال ہے کہ اس زمانہ کی بدترین لعنت ہے اس نے سینکڑوں شریف گھرانوں کے لڑکوں کو گویا اور سینکڑوں شریف گھرانے کی عورتوں کو ناچنے والی بنا دیا ہے۔ (مطالبات ص40)

سینمابینی کے انہی بداثرات کے باعث سینما دیکھنا منع کر دیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو اس کے بداثرات سے محفوظ رکھے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

پبلشر آغا سیف اللہ ' پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

غزوات النبیؐ میں خلق عظیم

تقریر جلسہ سالانہ 1981ء

فتح حدیبیہ کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم الشان اخلاق کا ظہور

اس فتح مبین کا سہرا آنحضرت ﷺ کے سر تھا، آپؐ نے بار ہا گرتے ہوئے صحابہ کو سنبھالا اور لڑکھڑاتے جسموں کو سہارا دیا

حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الرابع)

(قسط سوم)

آپ حق پر ہیں

اس قسم کے واقعات نے حضرت عمرؓ فاروق کے زخموں پر تو ایسی نمک پاشی کی کہ تڑپ اٹھے اور مزید صبر کا یارا نہ رہا۔ پس حضرت ابوبکرؓ صدیق کو ایک طرف لے جا کر ان سے پوچھا کہ بتائیں کیا ہم حق پر نہیں۔ انہوں نے کہا ہاں ہم حق پر ہیں۔ پھر پوچھا کہ بتائیں کیا محمد مصطفیٰؐ اللہ کے رسول نہیں۔ انہوں نے کہا ہاں محمد رسول اللہ بے شک اللہ کے رسول ہیں۔ تب حضرت عمرؓ نے بے قرار ہو کر کہا کہ بتائیں پھر ہم اس کے باوجود یہ ذلتیں کیوں برداشت کر رہے ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے سمجھایا اور فرمایا "یقیناً آپ خدا کے رسول ہیں اور آپ کا رب آپ کو ہرگز نہیں چھوڑے گا وہی آپ کا مددگار ہوگا پس آپ کی رکاب کو مضبوطی سے تھامے رکھو۔ خدا کی قسم آپ حق پر ہیں۔" مگر عمرؓ بن خطاب کو قرار نصیب نہ ہوا اور اس امر سے باز نہ رہ سکے کہ اس قسم کی گفتگو خود آنحضرت ﷺ سے بھی کریں۔

ہر چند کہ وہ وقت آنحضور ﷺ پر بہت بھاری تھا اور صحابہؓ کے غم و حزن اور ان کی غیر متوقع طرز عمل سے آپ کو بہت دکھ پہنچا لیکن آپ نے انتہائی صبر کا مظاہرہ کیا اور عفو اور درگذر سے کام لیا۔ حضرت عمرؓ کو کوئی سرزنش نہ فرمائی۔ تعجب کا اظہار تک نہ کیا کہ اے عمرؓ مجھ سے یہ تو کہہ رہا ہے!

آپ کے دل کی کیفیت آپ کے آسمانی رازداں کے سوا کوئی نہیں جانتا تھا لیکن افسوس کے ساتھ تعجب تو فرماتے ہوں گے کہ وہ عمائدین جو دست و بازو تھے۔ نہیں نہیں! وہ غلام جو پاپوش اٹھانے کو بھی سعادت جانتے تھے آج غم و حزن اور احساس خفت نے ان کو اس حال تک پہنچا دیا کہ نہیں سوچتے کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں اور نہیں جانتے کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔

لیکن آنحضور ﷺ نے عمرؓ سے کوئی تعرض نہ فرمایا ہاں درد میں ڈوبی ہوئی آواز میں صرف اتنا کہا کہ عمرؓ میں یقیناً اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں اور ہرگز اس کے منشاء کی خلاف ورزی نہیں کروں گا اور میں اس سے امید رکھتا ہوں کہ وہی میری حفاظت کرے گا۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ درد و کرب کی وہ چیخ جو سوال بن کر حضرت عمرؓ کے دل سے نکلی دوسرے بہت سے سینوں میں بھی گھٹی ہوئی تھی۔ اگرچہ اس میں کوئی شک نہیں کہ جن جذبات کو عمرؓ نے زبان دی تھی وہ صرف ایک عمرؓ ہی کے جذبات نہیں بلکہ اوروں کے بھی تھے اور سینکڑوں سینوں میں اسی قسم کے خیالات ہیجان بپا کئے ہوئے تھے لیکن حضرت عمرؓ نے جو ان کے اظہار کی جرأت کی یہ ایک ایسی چوک ہوگئی کہ بعد ازاں عمر بھر حضرت عمرؓ اس سے پشیمان رہے۔ بہت روزے رکھے بہت عبادتیں کیں۔ بہت صدقات دیئے اور استغفار کرتے ہوئے سجدہ گاہوں کو تر کیا لیکن پشیمانی کی پیاس نہ بجھی۔ حدیبیہ کا اضطراب تو عارضی تھا جسے بہت جلد آسمان سے نازل ہونے والی رحمتوں نے طمانیت میں بدل دیا مگر وہ اضطراب جو اس بے صبری کے سوال نے عمرؓ کے دل میں پیدا کیا وہ ایک دائمی اضطراب بن گیا جس نے کبھی آپ کا ساتھ نہ چھوڑا۔ ہمیشہ حسرت سے یہی کہتے رہے کہ کاش میں نے آنحضورؐ سے وہ سوال نہ کیا ہوتا۔

بار ہا میں یہ سوچتا ہوں کہ بستر مرگ پر آخری سانسوں میں حضرت عمرؓ جب لالی ولا علی کا ورد کر رہے تھے کہ اے خدا میں تجھ سے اپنی نیکیوں کا بدلہ نہیں مانگتا تو میری خطائیں معاف کر دے تو سب خطاؤں سے بڑھ کر اس ایک خطا کا تصور آپ کو بے چین کئے ہوئے ہوگا جو میدان حدیبیہ میں آپ سے سرزد ہوئی۔

صلح نامہ کی تحریر کے دوران صحابہؓ کی بے چینی اور دل شکستگی کا عالم دیکھ کر آنحضورؐ کے دل کی کیفیت کا راز آپ کے آسمانی آقا اور بے حد محبت کرنے والے رفیق اعلیٰ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا لیکن ان تین سادہ سے جملوں میں جو عمرؓ کے جواب میں آپؐ کی زبان مبارک سے نکلے۔ آپ نے غور کرنے والوں کیلئے بہت کچھ فرما دیا۔

آپؐ کا یہ فرمانا کہ میں خدا کا بندہ اور اس کا رسول ہوں اور اس کی مرضی کے سوا کچھ نہ کروں گا آپؐ کی صداقت کی عظیم الشان دلیل ہے۔ صحابہؓ کے سخت زخمی دل اور پُر ہیجان جذبات ایک طرف تھے جو آنحضورؐ ہی کی صداقت کو ثابت کرنے کیلئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دینے کیلئے مچل رہے تھے اور دوسری طرف مرضئ مولیٰ تھی جو حج بیت اللہ کے قصد کے بعد ہر قسم کے جنگ و جدال سے روکے ہوئے تھی۔ پس آپ نے اس امر کی ذرہ بھی پرواہ نہ کی کہ دشمن آپ کی بظاہر ناکام واپسی پر کیا کیا پھبتیاں نہ کسے گا۔ آپ اس امر کو بھی خاطر میں نہ لائے کہ صحابہؓ کے دل پر کیا بیتے گی اور خفت سے اندر ہی اندر وہ کس طرح کٹ رہے ہوں گے۔ آپ اول و آخر اپنے مولیٰ کے بندے اور اسی کے رسول تھے اور خدا کی مرضی کے مقابل پر کل مخلوق کی مرضی بھی آپ کے سامنے کوئی حقیقت نہ رکھتی تھی۔ پھر آپ کا یہ فرمانا بھی کتنا معنی خیز اور کتنا لرزا دینے والا اعلان تھا کہ میں اپنے مولیٰ ہی سے حفاظت کی امید رکھتا ہوں۔ گویا سب پر برملا یہ واضح فرما دینا چاہتے تھے کہ ہر چند کہ تم لوگوں سے وفا کی امید ہے لیکن اے صحابہؓ کے گروہ میرا سہارا تم نہیں ہو بلکہ صرف اور صرف میرا خدا ہے۔ یہ اعلان تھا اس اٹل حقیقت کا کہ آپ نے جس خدا کا ساتھ اس شدید آزمائش کے وقت میں بھی نہیں چھوڑا وہ آپ کا ساتھ کسی مشکل کے وقت بھی نہیں چھوڑے گا۔

قربانیاں دینے اور سر منڈانے کا ارشاد

معاہدہ صلح لکھا گیا اور کفار کا وفد فتح کا گمان لئے ہوئے اس حال میں کہ دل میں شہنائیاں بج رہی تھیں واپس لوٹ گیا اور صحابہؓ کا یہ عالم کہ ایک فرضی شکست کے احساس سے نڈھال غم و اندوہ میں ڈوبے ہوئے پڑے تھے اور نہیں جانتے تھے کہ خدا تعالیٰ نے انہیں کیسی عظیم اور روشن اور کھلی کھلی فتح سے ہمکنار فرمایا ہے اس وقت آنحضور ﷺ نے بآواز بلند یہ اعلان فرمایا کہ اٹھو اور قربانیاں دو اور سر منڈواؤ اور بال ترشواؤ۔ یقین نہیں آتا مگر یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ اس مقدس آواز کو سن کر ایک صحابیؓ نے بھی حرکت نہ کی اور کسی بدن میں جنبش نہ آئی۔ آنحضورؐ نے دوسری بار پھر اسی ارشاد کی تکرار فرمائی لیکن وہی پہلے کا سا سکوت طاری رہا پھر تیسری دفعہ آنحضور ﷺ نے بلند تر آواز میں وہی ارشاد دہرایا کہ اٹھو اور قربانیاں دو اور سر منڈواؤ اور بال ترشواؤ لیکن سر تا پا غم کی تصویر بنے ہوئے صحابہؓ میں کوئی جنبش نہ ہوئی۔

اللہ ہی جانتا ہے کہ آنحضورؐ پر وہ گھڑی کیسی کڑی ہوگی۔ تاریخ ہمیں صرف یہ بتاتی ہے کہ آنحضور ﷺ خیمہ میں داخل ہوئے اور ام سلمہؓ سے مخاطب ہو کر بڑے درد کے ساتھ اس انہونی بات کا تذکرہ فرمایا۔ اس پر ام سلمہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپؐ غم نہ کریں صحابہؓ نافرمان نہیں ہیں بلکہ شدت غم سے مغلوب ہو چکے ہیں پس آپؐ باہر تشریف لے جائیں اور قربانی کریں پھر دیکھیں کہ صحابہؓ آپؐ کو دیکھ کر کس طرح پیروی کرتے ہیں۔ چنانچہ آنحضورؐ نے اس مشورہ کو قبول فرماتے ہوئے ایسا ہی کیا۔ آنحضورؐ کو تن تنہا قربانی کرتا ہوا دیکھ کر صحابہؓ پر ایک بجلی سی گری گویا تن مردہ میں جان پڑ گئی۔ وہ میدان خفتگان ایک میدان حشر میں تبدیل ہو گیا۔ جیسے صور پھونکا جا چکا ہو۔ ہر طرف بھگدڑ سی مچ گئی اور صحابہؓ بے محابا قربانیوں کی طرف دوڑے۔ وہ دوڑے اور ایک دوسرے پر سبقت لے جانے لگے اور اچانک اس پُرسکون اور جامد و ساقط میدان میں ہر طرف ایک شور قیامت برپا ہو گیا۔ ذبح ہوتی ہوئی قربانیوں کے شور اور صحابہؓ کی تسبیح و تحمید نے فضا میں ایک غلغلہ سا مچا دیا۔ اس واقعہ کے بارہ میں صحابہؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک دوسرے کے سر اس تیزی اور جوش کے ساتھ مونڈنے لگے کہ احتمال تھا کہ کہیں گردنیں ہی نہ کاٹی جائیں۔ یہ سب کچھ ہوا اور خوب خوب تلافی مافات ہوئی لیکن بایں ہمہ آج تک وہ توقف اور تامل دلوں میں کھٹکتا ہے جو صحابہؓ نے آنحضورؐ کے ارشاد کی تعمیل میں دکھایا اور تین مرتبہ کے بتکرار فرمان رسولؐ کے باوجود اس پر عملدرآمد سے کیسے قاصر رہے۔

چودہ سو برس ہونے کو آئے لیکن آج بھی جب انسان اس واقعہ کو پڑھتا ہے تو عقل گنگ ہو جاتی ہے اور سوچ کی طاقتیں ماؤف ہونے لگتی ہیں کہ چند ثانیوں کیلئے ہی سہی لیکن یہ ممکن کیسے ہوا کہ اطاعت کے پتلے وہ جان نثار صحابہؓ جو محمد مصطفیٰ ﷺ کے خفیف اشاروں پر تن من دھن کی بازی لگا دیتے تھے اور مال و زر لٹا دیتے تھے۔ اس جان و دل سے پیارے آقا کی آواز سن کر بھی ان سنی کیسے کر رہے تھے۔ وہ لوگ تو آسمان اسلام کے روشن ستارے تھے جن کی روشنی ایک عالم کیلئے ہدایت کا موجب بننے والی تھی ان میں ولی بھی تھے اور ولیوں

کے سرتاج علیؓ بھی۔ ابوبکرؓ وعثمانؓ اور عمرؓ بھی تھے۔ ان میں صالح بھی تھے اور شہید بھی اور صدیق بھی۔ انعام یافتہ بندگان خدا کا وہ ایک برگزیدہ گروہ تھا جن کا مثل دنیا نے کبھی نہیں دیکھا تھا پھر ان سب سے یہ کیا ظاہر ہوا کہ آج تک عقل حیران اور فکر سرگرداں ہے۔ دل پریشان ہو جاتا ہے اس نظارے سے۔ تاریخ اسلام کے یہ چند لمحات توقف ایک عقدہ لاینحل کی طرح سوچ و بچار کی قوتوں کو مفلوج کئے دیتے ہیں۔ یوں محسوس ہوتا ہے جیسے محمد مصطفیٰ ﷺ کے وقت کے سوا اس میدان میں ہر دوسرا وقت ٹھہر گیا تھا اور آنحضورؐ کے دل کی دھڑکن کے سوا ہر دوسرے دل کی دھڑکن رک چکی تھی۔

مؤرخین اور اصحاب سیر نے آنحضور ﷺ کے ارشاد کی تعمیل میں صحابہؓ کے توقف اور تامل کے جواز میں بہت کچھ لکھا ہے۔ محدثین نے بھی توجیہات پیش کی ہیں لیکن بات دراصل یہی ہے کہ وہ منزل ہی بہت کڑی تھی اور وہ امتحان ان کی حد استعداد سے باہر تھا۔ یہ وہ کٹھن مہم تھی جو محمد مصطفیٰؐ کے سوا اور کوئی سر کرنے کی طاقت نہ رکھتا تھا۔ یہ وہ حد فاصل تھی جو محمد مصطفیٰ ﷺ کو ہر دوسری مخلوق سے جدا کرتی تھی۔ آپؐ نے قدم اٹھایا تو قدم اٹھے۔ آپؐ آگے بڑھے تو آگے بڑھنے کے حوصلے پیدا ہوئے۔ صالحین اور شہداء اور صدیقوں کا ہی کیا ذکر اگر وہ محفل نبیوں سے بھی سجی ہوتی تو بخدا محمد مصطفیٰؐ ان سب میں منفرد اور ممتاز اور ارفع اور بالاتر رہتے اور اطاعت خداوندی کے اس امتحان میں آپ کا تخت سب سے اونچا بچھایا جاتا۔

جہاد فی سبیل اللہ کا یہ ایک خاص اور منفرد مقام تھا دیکھو راہ قتال میں بھی احد کے وہ چند دردناک لمحات آئے تھے جب قرآن کریم کے بیان کے مطابق دشمن کی یلغار نے مسلمانوں کے پاؤں اکھاڑ دیئے تھے اور وہ اس حال میں دوڑے چلے جاتے تھے کہ پیچھے رسول خدا تنہا میدان جہاد میں کھڑے انہیں اپنی طرف بلا رہے تھے۔ پھر یہ اسوہ نبی ہی تو تھا جس نے دوڑتے ہوؤں کو روکا اور گرتوں کو تھام لیا۔

حدیبیہ کا واقعہ راہ سلوک میں ایسا ہی ایک وقت تھا۔ پس تعجب کا کیا مقام اور وجہ جواز کی کیا ضرورت ہے۔ ایک دفعہ نہیں بارہا آپ کی زندگی میں ایسے تاریخ ساز لمحات آئے کہ تنہا آپ نے کھوئی ہوئی بازیوں کو جیتا اور دشمن کی جیتی ہوئی بساط کو اس پر الٹ دیا۔ بارہا آپ نے مہیب خطرات کے رخ پلٹے اور تنگ اور تاریک راہوں کو کشادہ اور روشن کیا اور خود آگے قدم بڑھایا تب آپ کے غلاموں کو یہ توفیق نصیب ہوئی کہ آپ کے نقوش پا کو چومتے ہوئے آگے بڑھیں۔

پس یہ تھا ہمارا آقا محمد مصطفیٰؐ منفرد اور تنہا، ممتاز اور اکیلا میدان وغا کی ہر بازی جیتنے والا وہ محبوب سبحانی جو میدان وفا میں بھی ہر دوسرے پر سبقت لے گیا۔

انعام حدیبیہ

میدان حدیبیہ میں آپ کی تقلید میں جو ظاہری قربانیاں دی گئیں وہ تو محض علامتیں تھیں اصل قربانیاں تو عزت نفس اور جذبات کی وہ قربانیاں تھیں جن کی گردن پر رضائے باری تعالیٰ کی خاطر سب سے پہلے اور سب سے بڑھ کر آنحضور ﷺ نے مضبوط اور نہ لرزنے والے ہاتھوں کے ساتھ چھری پھیری اور انہیں تڑپنے کی بھی اجازت نہ دی۔

یہی وہ قربانیاں تھیں جو بارگاہ خداوندی میں مقبول ہوئیں اور اس شان سے مقبول ہوئیں کہ اس کی کوئی مثال انسانی تاریخ میں نظر نہیں آتی۔

حدیبیہ سے واپسی پر سورۃ فتح کے نزول نے آنحضور ﷺ اور آپؐ کے صحابہؓ پر فضل و اکرام کا ایک نیا باب کھولا۔ مقام محمد مصطفیٰؐ کو ایک نئی شان اور نئی آن بان کے ساتھ ظاہر کیا اور حدیبیہ کی صلح کو فتح مبین قرار دے کر یہ راز مسلمانوں پر کھولا کہ یہ کوئی گراوٹ کی صلح نہ تھی بلکہ ایک کھلی کھلی فتح تھی جس کے بطن سے آئندہ عظیم الشان فتوحات نے جنم لینا تھا۔ اس سورۃ نے مسلمانوں کو یہ نوید سنائی کہ درخت کے نیچے حدیبیہ کے مقام پر جو فدائیت اور وفا کی بیعت انہوں نے محمد مصطفیٰ کے ہاتھ پر کی تھی وہ رب العزت کی نظر میں مقبول ہوئی۔ خدا ان سے راضی ہوا اور مستقبل قریب میں انہیں فتح کی بشارت دیتا ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ اثابهم فتحا قريبا کے الفاظ میں جس فتح کا ذکر ہے وہ فتح مکہ ہے جو مسلمانوں کو سب فتوحات سے زیادہ مرغوب تھی۔ چنانچہ اس موقع پر جمع کا صیغہ استعمال فرما کر سب صحابہؓ کو اس میں شریک کیا لیکن وہ دوسری فتح جس کا سورۃ فتح کی پہلی آیت میں ذکر کیا گیا ہے اور فتح مبین قرار دیا گیا اور اس کی بشارت دیتے ہوئے صرف رسول کریم ﷺ کو مخاطب فرمایا گیا ہے۔ انا فتحنا لك --- یہ فتح کیا تھی یہ کھلی کھلی اور روشن روشن فتح جو خاص ذات مصطفیٰ ﷺ سے منسوب کی گئی اور جس میں آپؐ کے ساتھ اور کوئی شریک نہ تھا مگر آپؐ کے وسیلہ سے یہ فتح آپؐ کی عظمت کردار، آپؐ کے خلق عظیم، آپؐ کی روحانی قوتوں کی فتح تھی۔ یہ فتح مرضیٔ خدا کی خاطر ترک رضائے خویش کی فتح تھی۔ اور یہ فتح حصول مقصد کی فتح تھی اور فتح مکہ بھی اس میں شامل اور اس کے ذیل میں آتی ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا روشن فتح ہوسکتی ہے کہ انسان اپنے مقاصد میں بتمام وکمال کامیاب ہو جائے۔ حدیبیہ کے واقعات کا بغور مطالعہ کریں تو لازماً انسان اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ اس موقع پر آپ کے سارے مقاصد بدرجہ کمال پورے ہوگئے۔

آپ دشمن کی خونریزی سے بچنا چاہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اس خواہش کو معجزانہ طور پر پورا فرمایا اور دشمن کے ہاتھ روک دیئے۔ متعدد بار ایسے حالات پیدا ہوئے کہ جنگ کے شعلے بھڑک اٹھنے کو تیار تھے مگر اللہ کی رحمت نے ہر بار اس کو ٹھنڈا کر دیا۔ آپؐ صحابہؓ کو لڑائی سے باز رکھنا چاہتے تھے اور اس مقصد میں بھی خدا تعالیٰ نے آپ کو کامیابی عطا فرمائی۔ بارہا قریش کی طرف سے ایسی اشتعال انگیزی کی گئی کہ صحابہؓ کٹ مرنے پر تیار ہو گئے اور ایسا جوش اور ولولہ دکھایا کہ دنیا کے کسی دوسرے رہنما کیلئے اسے قابو میں رکھنا ممکن نہ ہوتا لیکن اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ ﷺ کو ان کے مشتعل جذبات پر کامل غلبہ عطا کیا اور آنحضورؐ کے منشاء کے خلاف انہیں انگلی تک ہلانے کی توفیق نہ ملی۔ آنحضورؐ قریش مکہ سے صلح اور امن کے خواہاں تھے تاکہ جنوب کی طرف سے مطمئن ہو کر شمال میں اٹھنے والے خطرات کے ساتھ یکسوئی سے نپٹ سکیں اور تا قریش امن کے ماحول میں ٹھنڈے دل کے ساتھ اسلام کے پیغام پر غور کر سکیں پس آپ کو اس مقصد میں بھی مکمل کامیابی ہوئی اور خود قریش ہی صلح کی پیشکش پر آمادہ ہوگئے۔ آپ کو یقین تھا کہ آپ کا رویا ظاہری رنگ میں پورا ہوگا خواہ جلد ہو یا بدیر۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے کفار مکہ ہی کے ہاتھوں یہ پیشکش بھی کروادی کہ آئندہ سال آپ بے شک آئیں اور تین دن قیام کر کے مناسک عمرہ ادا کریں ہماری طرف سے کسی قسم کا تعرض نہ کیا جائے گا اور کوئی امن شکنی نہ ہوگی۔ پس اسی معاہدہ نامہ صلح میں رویا کے ظاہری شکل میں پورا ہونے کے آثار بھی رکھ دیئے۔

واقعہ ابوجندل

معاہدہ صلح میں چند ایسی دلآزار باتیں جو قریش کے تفاخر کا باعث اور صحابہؓ کی عزت نفس کو کچلنے کا موجب بنی ہوئی تھیں جب جذبات کی ہنگامہ آرائی کے بعد نسبتاً پرسکون ماحول میں صحابہؓ نے ان کو دیکھا تو اپنی جلد بازی پر نادم اور پشیمان ہوئے اور جان لیا کہ ہر معاملہ میں آنحضور ﷺ کا ہی فیصلہ درست اور مناسب اور برمحل تھا۔ مثلاً آپ کا بلاتردد سہیل بن عمرو کی یہ بات تسلیم فرمالینا کہ معاہدہ میں محمد رسول اللہ نہیں بلکہ محمد بن عبداللہ لکھا جائے نعوذ باللہ آپؐ کی رسالت کی ہتک یا صداقت میں اشتباہ پیدا کرنے والی بات سمجھی گئی حالانکہ معاملہ برعکس تھا۔ یہ تو آپؐ کی صداقت ہی کی ایک بیّن دلیل تھی۔ یہ مقام رسالت کو گرانے والی بات نہ تھی بلکہ آپؐ کی رسالت کے عزوشرف کو اور بھی بڑھانے والا ایک ایسا واقعہ تھا جسے غیروں کی آنکھ بھی ہمیشہ احترام سے دیکھتی رہے گی۔ یہ آپ کے جذبۂ حق وانصاف کی فتح تھی اور لا اکراہ فی الدین کے لازوال اصول پر عمل پیرا ہونے کی ایک درخشندہ مثال تھی۔

یہ ایک ایسا فیصلہ تھا جو ہمیشہ بین الاقوامی معاہدات اور بین المذاہب مصالحتوں کیلئے مشعل راہ کا کام دیتا رہے گا۔ آپؐ نے اس دن قیامت تک آنے والی نسلوں کو یہ سبق دیا کہ اگر صلح وامن کا قیام چاہتے ہو تو ایک دوسرے کے ساتھ معاملات طے کرتے ہوئے غلط بات کہے بغیر کم سے کم قدر مشترک پر رضامند ہونا سیکھ جاؤ۔ تعالوا الی کلمةٍ سواء بیننا و بینکم کی ایک نئی تفسیر اس روز آپؐ نے ہمیں سکھائی۔

صحابہؓ کی نظر میں معاہدہ کی یہ شرط بھی انتہائی ذلت آمیز تھی کہ جب قریش میں سے کوئی مسلمان ہو کر رسول اللہ کی پناہ میں آجائے تو اس کے خاندان کی طرف سے مطالبہ ہونے پر آنحضورؐ اس بات کے پابند ہوں گے کہ اسے واپس کر دیں لیکن اگر مسلمانوں میں سے کوئی مرتد ہو کر اہل مکہ کی پناہ میں چلا جائے تو مطالبہ کے باوجود اسے واپس نہیں لوٹایا جائے گا۔ اس شرط کے تسلیم کئے جانے پر صحابہؓ مرغ بسمل کی طرح تڑپ اٹھے تھے اور ان کے تازہ زخموں پر نمک پاشی کا بھی عجیب رنگ میں سامان پیدا ہوا۔ عین اس وقت جب یہ شرط ابھی زبانی طور پر طے پا رہی تھی اور دم تحریر میں نہ آئی تھی۔ نہ ہی معاہدہ پر فریقین کے آخری دستخط ہوئے تھے یہ عجیب واقعہ گزرا کہ حاضرین مجلس نے مکہ کی جانب سے زنجیروں اور بیڑیوں میں جکڑے ہوئے پریشان حال ایک قیدی کو گرتے پڑتے اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا۔ وہ سخت مفلوک الحال تھا۔ اس کے بدن کا انگ انگ راستے کی صعوبت اور زنجیروں کے بوجھ اور کٹاؤ سے دکھ رہا تھا۔ کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ کب سے بھوکا تھا۔ کوئی نہیں جانتا تھا کہ وہ کتنے عرصہ سے قید تھا اور قید کے دوران اس پر کیا کیا مظالم توڑے گئے وہ سلاسل میں جکڑا ہوا ایک دیوانہ سا تھا جو بڑے کرب اور اضمحلال کے ساتھ چھوٹے چھوٹے صبر آزما قدم اٹھاتا ہوا قریب تر آرہا تھا۔ جب اس کا سراپا روشن اور واضح ہوا تو تعجب سے سب نے دیکھا کہ وہ تو سفیر مکہ سہیل بن عمرو ہی کا اپنا بیٹا تھا جسے خدا جانے کب سے محض اس جرم کی سزا میں عذاب دیا جا رہا تھا کہ وہ اس حقیقت پر ایمان لے آیا کہ اللہ ایک ہے اور محمدؐ اس کا بندہ اور رسول ہیں۔

اس نے آتے ہی اپنا معاملہ حضورؐ کی خدمت میں پیش کیا اور بڑے دکھ کے ساتھ اپنی درد بھری کہانی بیان کر کے آنحضورؐ سے امان چاہی لیکن پیشتر اس کے کہ آنحضورؐ اس کو امان دیتے اس کا باپ بیچ میں حائل ہوگیا اور بڑی سختی سے اس بات پر اصرار کیا کہ معاہدہ کی شرائط کے مطابق آپ کو بہر حال اسے واپس لوٹانا ہوگا۔ محدثین اور مؤرخین کے بیان کے مطابق صحابہؓ کی حالت اس وقت ایسی تھی کہ اس نوجوان کے حال زار پر نظر ڈال کر بے حال ہوئے جاتے تھے۔ کفار مکہ کی شقاوت کو دیکھ کر ان کی آنکھوں میں خون اتر آیا۔ ان کے تن بدن میں ایک آگ سی لگ گئی اور نگاہیں آتش برسانے لگیں۔ کسی مظلوم کی ہمدردی میں کم ہی کوئی قوم اتنی برافروختہ ہوئی ہوگی جیسے اس وقت صحابہؓ برافروختہ تھے۔ اس وقت وہ ایک ایسے آتش فشاں کی طرح تھے جو ہر لحہ پھٹ پڑنے کیلئے تیار ہو اور اس کے سینہ سے گہری گڑگڑاہٹ کی آوازیں سنائی دیتی ہوں۔ لیکن محمد مصطفیٰ ﷺ کا قوی ہاتھ اس آتش فشاں کے دہانے پر اس کے ہر جذبۂ بے تاب کو دبائے ہوئے تھا۔ دبے ہوئے غم وغصہ کی وجہ سے جو اندر ہی اندر کھول رہا تھا۔ صحابہؓ کے بدنوں پر ایک زلزلہ سا طاری تھا۔ ان کا بس چلتا اور اختیار ہوتا تو معاہدہ کی نامکمل تحریر کو چاک کر کے بھی ابوجندل کو بچا لیتے۔ وہ صاحب امر ہوتے

باقی صفحہ 5 پر

پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب

قبولیت دعا کے بعض آنکھوں دیکھے معجزے

ہم نے بچپن سے ہی اپنے اردگرد جو ماحول دیکھا اس میں دعا گوئی کا بہت چرچا تھا۔ عام لوگوں کے برعکس ہم لوگ دعا کو محض ایک روایتی لفظ نہیں جانتے تھے بلکہ ایک جیتے جاگتے رویہ کی حیثیت سے جانتے اور سمجھتے تھے اس کی وجہ یہ تھی کہ ہم نے اپنے بزرگوں کو دعا کرتے، دعائیں کرواتے اور دعاؤں پر محکم یقین رکھتے دیکھا تھا۔ گھر میں کوئی بیمار ہوتا تو دوا دارو کی فکر بعد میں ہوتی دعاؤں کی تحریک پہلے کی جاتی کہ فلاں کے لئے دعا کریں وہ بیمار ہے اللہ تعالیٰ اسے شفا دے۔ اس سارے معاشرہ میں دعا کی افادیت پر پختہ یقین رکھا جاتا تھا اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے ان کی توقع کے مطابق سلوک بھی کرتا اور ان کی دعاؤں کو پایہ قبولیت تک پہنچاتا تھا۔ ہم نے قبولیت دعا کے جو معجزے اپنی آنکھوں سے دیکھے ان کا ذکر کرنا مقصود ہے۔

1947ء کا پرآشوب ہنگام تھا۔ ہماری بستی ارد گرد کے مہاجرین سے پٹی پڑی تھی بھوکے پیاسے زخمی، زخم خوردہ بے حال مہاجرین اپنے گھر بار کو چھوڑ کر اس امن کی بستی میں آ بیٹھے تھے کہ یہ بستی اردگرد کے سیلاب بلا میں ایک پرامن جزیرہ تھی اور اس بستی والے بھی ان کی حفاظت و اعانت پر پوری طرح مستعد تھے۔ اس وقت جب اس بستی والوں کے پاس بھی کوئی ظاہری حفاظت کا سامان نہیں تھا اللہ تعالیٰ نے ایسا رعب داب دشمنوں پر ڈال رکھا تھا کہ وہ ادھر کا رخ نہیں کرتے تھے۔ وہاں سے بے بسوں بے کسوں کے قافلے ایک ایک کرکے پاکستان کا رخ کرتے اور اللہ کے فضل سے بحفاظت پار اتر جاتے۔ ایک بار بھی ایسا نہیں ہوا کہ اس بستی سے روانہ ہونے والے قافلہ پر راستہ میں حملہ ہوا ہو یا انہیں کوئی گزند پہنچا ہو۔ ان کے پاس سوائے دعا کے اور کوئی ہتھیار نہیں ہوتا تھا مگر دشمن سمجھتے تھے کہ یہ قافلہ اس بستی سے روانہ ہوا ہے جو بڑی قوی اور طاقتور بستی ہے اس لئے وہ ڈر کے مارے ان سے تعرض نہیں کرتے تھے۔ ہم نے اپنے بزرگوں سے دعا کے ہتھیار کا ذکر بہت سنا تھا کہ یہی کمزور کا ہتھیار ہے اور اپنی آنکھوں سے اس ہتھیار کی صلابت اور افادیت دیکھ لی۔

ہم لوگ بھی جس قافلہ کے ساتھ بزرگوں کی دعاؤں کی چھاؤں میں پاکستان کی طرف روانہ ہوئے وہ محض عورتوں بچوں کا قافلہ تھا اس میں ظاہرداری کے طور پر بھی کوئی حفاظتی سامان نہیں تھا نہتے بچے نہتی عورتیں۔ سارے قافلہ کے آگے آگے ایک آدھ جیپ جس میں گنتی کے چند نوجوان جن کے پاس ہتھیاروں کے نام پر ہاکیاں یا لاٹھیاں۔ کہاں بٹالہ سے بھی بارہ میل پرے سے روانہ ہونے والا قافلہ اور کہاں واہگہ تک کی مسافت۔ بٹالہ، امرتسر، اٹاری۔ یہ سفر ہزاروں مہاجرین کے لئے موت کی گزرگاہ بن چکا تھا کسی کو اس راستہ سے سفر کرنے کی جرأت نہیں ہوتی تھی کہ ہمارا قافلہ اسی راستہ سے رینگتا، چلتا، واہگہ تک آ پہنچا اور سارے راستہ میں ایک بار بھی خطرہ کا کوئی الارم نہیں ہوا یا دشمن کی طرف سے تعرض نہیں ہوا۔ ہاں یہ ہم نے ضرور دیکھا کہ اس سفر خوف و خطر میں دعاؤں کا بہت زور شور رہا۔ سب لوگ زیرلب بھی اور بلند آواز سے بھی دعائیں ہی کرتے اور پڑھتے رہے تا آنکہ قافلہ بخیریت منزل مقصود پر آ لگا۔ ہم نے دعاؤں کی چھاؤں میں یہ سفر طے کیا تو اندازہ ہوا کہ دعا بھی کوئی چیز ہے۔

یہ تو گھر سے باہر دعاؤں پر یقین کی بات تھی ہمارے ایک بزرگ تھے ان کا بیٹا بیمار تھا رات کا وقت بچے کی بیماری انتہا پر پہنچی ہوئی۔ بیوی نے کہا جلدی کرو کسی ڈاکٹر کو بلاؤ ورنہ بچہ چٹ پٹ ہو جائے گا۔ کہنے لگے ایک ڈاکٹر قریب ہے اسے بلاتا ہوں امید ہے وہی دستگیری کرے گا۔ مصلیٰ بچھا کر نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ دعاؤں پر دعائیں کرنے لگے تا آنکہ بچے نے جس پر نزع کا عالم تھا صحت کے عالم میں ماں کو پکارا۔ صبح تک بچہ ٹھیک ہو چکا تھا اتنا ٹھیک اور صحت مند کہ صبح پھر کسی ڈاکٹر کو بلانے کی ضرورت پیش نہیں آئی۔ اس واقعہ بلکہ معجزہ کا ذکر بھی باہر کہیں نہ ہوا کہ یہ ایک بندے اور اس کے خدا کا ذاتی معاملہ تھا۔

ایسے معاملات بھی دیکھنے میں آئے کہ ڈاکٹروں نے جواب دے دیا کہ اس مریض کا بچنا محال ہے اس کے لواحقین امام وقت کے پاس حاضر ہوئے دعا کی درخواست کی اور دیکھتے دیکھتے وہ لاعلاج مریض ٹھیک ہو گیا۔ اپنے بزرگوں سے سنا کہ حیدرآباد سے ایک بچہ دینی تعلیم و تربیت کے لئے اس بستی میں پہنچا، باؤلے کتے نے کاٹ لیا۔ دیوانگی کے دورے پڑنے لگے، کسولی والوں کو پوچھا گیا کہ کیا کیا جائے؟ جواب آیا ایسی حالت میں کوئی علاج ممکن نہیں۔ اب سوائے دعا کے اور کیا چارہ تھا مرشد نے اللہ کا در پکڑ لیا اور اللہ تعالیٰ نے اس حالت میں بھی کہ دنیا کے تمام معالجین جواب دے چکے تھے معجزانہ شفا دی وہ شخص مدتوں زندہ رہا بہتوں نے اس کو اپنی زندگی میں چلتے پھرتے دیکھا۔

ہم نے احمدیہ کلچر کے بارہ میں ایک مضمون لکھا تھا اس میں لکھا تھا کہ جماعت احمدیہ کے نزدیک دعا ایک زندہ حقیقت ہے کیونکہ ہم لوگ اللہ کو حی و قیوم حاضر و ناظر سمیع و بصیر اور مجیب جانتے ہیں دوسرے یہ سمجھتے ہیں اللہ نہیں بولتا ہم سمجھتے ہیں وہ بولتا ہے۔ دوسروں کو دعاؤں کی افادیت کا اس لئے یقین نہیں کہ انہیں اللہ تعالیٰ کے زندہ ہونے کا یقین نہیں۔ ہم نے ایک بین الاقوامی کانفرنس میں وہ مضمون پڑھا اس میں پاکستان کے بعض مندوبین بھی آئے بیٹھے تھے۔ ایک صاحب کہنے لگے آپ وہم و گمان کی باتیں کر رہے ہیں۔ میں نے کہا کم از کم آپ تو ایسا نہ کہیں کیونکہ آپ کے سیاسی لیڈر کا عبرت ناک انجام دنیا کی آنکھیں کھولنے کو کافی تھا کیا آپ کو اب بھی سمجھ نہیں آتی؟ بڑبڑا کر چپ ہو گئے۔ ہمیں یاد ہے 1974ء کے جلسہ سالانہ پر حضرت صاحب نے درد و الحاح کے ساتھ جو دعائیں بار بار بآواز بلند کی تھیں ان کا ایک عالم گواہ ہے۔ ان میں سے ایک دعا یہ تھی اے خدا ہمارے دشمنوں پر گرفت فرما اور ہماری زندگی میں ہمیں ان کا انجام دکھا۔ میرے ایک دوست جو ایک ڈویژن کے کمشنر تھے اس جلسہ میں میرے مہمان کے طور پر میرے ساتھ بیٹھے تھے یہ دعائیں اور ان کے جواب میں آمین آمین کی تکرار سن کر کانپنے لگے کہنے لگے اٹھو یہاں سے نکلو یہ تو آسمان کو ہلائے دے رہے ہیں ایسا نہ ہو آسمان ٹوٹ پڑے۔ بات رفت گزشت ہو گئی۔ ہم جاپان چلے گئے وہ کمشنر صاحب بھی کہیں اور پہنچ گئے۔ جب اس حاکم کا زوال ہوا تو ان کا خط آیا لکھا تھا تمہارے امام کی بات پوری ہو گئی۔ ہم نے کہا پوری کہاں ہوئی ہے ابھی تو اس کا آغاز ہے۔ حیف کہ وہ اس وقت تک زندہ نہ رہے ورنہ دیکھتے کہ وہی گردن جو کشیدگی میں اپنی مثال آپ تھی کس طرح ٹوٹتی ہے۔

جب دعائیں اپنا کام کرتی ہیں تو دنیا دیکھتی ہے مگر دنیا ایسی باتوں سے عبرت نہیں پکڑتی۔ ہم نے اپنی آنکھوں سے ایسے معجزے ہوتے دیکھے ہیں۔ یہ معجزے ہم نے کتابوں میں نہیں پڑھے۔ کتابوں میں تو وہ پڑھیں گے جن کے لئے ہم لکھ رہے ہیں۔

روزمرہ کی بات ہم نے اپنے اردگرد دیکھی کہ ذرا کوئی اونچ نیچ ہوئی اور لوگ بزرگوں کی طرف دعا کے لئے دوڑے۔ ہمارے اپنے گھر میں ایک ایسا وجود تھا کہ لوگ دور دور سے ان کے پاس دعا کروانے کے لئے آتے تھے، ہمارے محلّہ کے ایک بزرگ کی دعائے مستجاب کا تو اتنا شہرہ تھا کہ لوگ محض ان سے دعا کے لئے کہنے کو دور دور کا سفر کرکے آتے تھے ان کا دروازہ کھلا رہتا لوگ آتے بیٹھتے، دعا کے لئے کہتے وہ بزرگ بھی ایسے متوکل اور متیقن وجود تھے کہ سائل کے ساتھ ہی ہاتھ اٹھا لیتے کہ آیئے دعا کرلیں اکثر صورتوں میں بتا بھی دیتے کہ دعا کا کیا اثر ہوا۔ ہم نے ایک بار اپنے کسی کام کے لئے دعا کی درخواست کی فرمانے لگے خود بھی دعا کریں خود تو آپ دعا کرتے نہیں مجھ سے کہہ رہے ہیں اور یہ بات سو فیصد درست تھی ہم نے دعا کا سارا بوجھ ان پر ڈال رکھا تھا اور خود دعا نہیں کی تھی۔ ایف اے کا امتحان ہم نے دیا تو دعا کے لئے کہنے گئے فرمانے لگے آپ مجھ سے کیوں کہہ رہے ہیں اپنے گھر میں جو بزرگ ہے اس سے کیوں نہیں کہتے۔ ہم نے کہا ان سے بھی عرض کیا ہے۔ کہنے لگے بس فکر نہ کرو انہوں نے جو دعائیں تمہارے لئے کی ہیں وہ تمہیں پار لے جائیں گی انشاء اللہ۔ وہی ہوا ہم میٹرک کے سیکنڈ ڈویژن والے اپنے کالج میں اول آئے اور وظیفہ حاصل کیا بڑے بڑے اعلیٰ نمبروں والے ہم سے پیچھے رہ گئے اس میں ہماری قابلیت کا کوئی دخل نہیں تھا محض بزرگوں کی دعائیں تھیں۔

ہمارے ایک غیر از جماعت دوست ایم اے کے کلاس فیلو پر اچانک یہ بپتا پڑی کی اچانک بیٹھے بٹھائے ان کی بینائی کلیتہً زائل ہو گئی جوان جہان آدمی بال بچوں والے۔ گھر میں پٹس پڑ گئی۔ ہم نے اس بپتا کا سنا تو عیادت کے لئے گئے ان سے بہتیرا کہا بزرگوں سے دعا کے لئے کہو مگر ان کی ہی رٹ تھی بھلا دعا سے کیا ہو گا ڈاکٹر کہتے ہیں صورت حال ناقابل علاج ہے۔ مانے پر نہ مانے۔ اسی حالت مجبوری میں عمر گزار دی۔ ہمارے ایک اور دوست پر یہی بپتا پڑی انہوں نے اور ان کے ابا نے بزرگوں کی طرح چوکھٹ لے ڈالی۔ اللہ تعالیٰ کا اتنا کرم ہوا کہ ان کی آنکھ کی روشنی اتنی باقی رہ گئی کہ لکھنے پڑھنے کے قابل رہ گئے اور لکھتے پڑھتے رہے کئی کتابوں کے مصنف ہیں اور محکمہ تعلیم کے ایک اعلیٰ عہدے سے ریٹائر ہوئے ہیں۔ اب بھی کہتے ہیں بزرگوں کی دعاؤں نے بچا لیا ورنہ معصیت لے بیٹھی تھی۔ جب تک وہ دعا گو بزرگ زندہ رہے ان کی خدمت میں باقاعدہ حاضری دیتے رہے۔ یہ تو ہماری آنکھوں دیکھی باتیں ہیں دعائیں کیا ہوتی ہیں معجزے ہوتے ہیں مگر جو لوگ نہ دیکھنا چاہیں انہیں آپ کیا روشنی دکھا سکیں گے؟

> اخلاق اور اعمال کی درستی کیلئے صرف ارادہ ہی کر لینا کافی نہیں بلکہ اس کے ساتھ مشق اور محنت کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔
>
> (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

بقیہ صفحہ 4

تو اہل مکہ کے ساتھ جنگ کرکے بھی ابوجندل کو بچا لیتے۔ ان کی کچھ پیش جاتی تو اپنی جانیں دے کر بھی

اس ایک مظلوم جان کو روک لیتے لیکن محمد مصطفیٰ ﷺ کے رعب و جلال اور روحانی دبدبہ کے سامنے ان کی کچھ پیش نہ جاتی تھی۔ آیئے اب دیکھیں کہ اس وقت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی کیا حالت تھی؟

تعارف کتب

ضلع راولپنڈی تاریخ احمدیت

نام کتاب: ضلع راولپنڈی تاریخ احمدیت
مرتب: خواجہ منظور صادق
ناشر: جماعت احمدیہ راولپنڈی
صفحات: 562
تاریخ اشاعت: جون 2004ء

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ راولپنڈی کو اپنے علاقہ کی تاریخ مرتب کرنے کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں محترم امیر صاحب راولپنڈی کی طرف سے اس کا مسودہ بھجوایا گیا تو حضور انور نے تحریر فرمایا۔

''ماشاء اللہ بڑی محنت سے آپ نے اس تاریخ کو یکجا کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی جماعت راولپنڈی کو خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے کارکنوں اور بزرگوں سے نوازتا رہے۔ خلفاء وقت نے مختلف اوقات میں جماعت راولپنڈی کو جو نصائح کی ہیں ان کا فیض جاری رہے۔ اور ان پر عمل کرنے کی توفیق، احمدیت کی موجودہ نسل اور آئندہ آنے والی نسلوں کو بھی ملتی رہے۔ آئندہ نسلوں کی بھی یہ خواہش ہو کہ ہم پہلے سے بڑھ کر اپنے بزرگوں کے اوصاف کو زندہ رکھنے والے ہوں۔ اللہ کرے یہ تاریخ پڑھ کر ان میں ایک نئی روح اور جذبہ پیدا ہو۔ ورنہ تاریخ لکھ کر اس کو خوبصورت طریق سے چھاپ کر اور پھر اس کو گھروں میں شیلفوں کی زینت بنا لینے سے تو مقصد پورا نہیں ہوتا۔ نئی نسل پر بہت بڑی ذمہ داری ہے انہیں پہلے سے بڑھ کر اخلاص و وفا کے معیار قائم کرنے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی توفیق دے۔ آمین''

زیر تبصرہ کتاب پیش لفظ کے علاوہ 16 ابواب پر مشتمل ہے۔ اس میں ضلع راولپنڈی کے علاقہ میں آغاز احمدیت کی ایمان افروز داستان بیان کرنے کے ساتھ ساتھ راولپنڈی سے تعلق رکھنے والے 42 رفقاء حضرت مسیح موعودؑ ایسے رفقاء جو راولپنڈی وقتاً فوقتاً قیام فرما رہے کا مختصر تعارف اور ان کے قبول احمدیت کے روح پرور واقعات جمع کر دیئے گئے ہیں۔ نیز حضرت اقدس کے دست مبارک پر بیعت کرنے والے بعض اور خوش نصیبوں کی فہرست بھی درج ہے جن کا تعلق اس علاقہ سے تھا۔ پھر حضرت اقدس مسیح موعود کی زبان مبارک نے اس ضلع سے تعلق رکھنے والے صداقت احمدیت کے نشانوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ خلفاء احمدیت خلافت سے قبل اور بعد از خلافت راولپنڈی ورود فرماتے رہے ہیں۔ اس دور کے ایمان افروز واقعات اور خلفاء احمدیت کی احباب راولپنڈی کو نصائح اور ایمان افروز تاریخی واقعات ضبط تحریر میں لائے گئے ہیں۔ ضلع راولپنڈی کے اب تک ہونے والے امراء گرامی کا تعارف و مختصر حالات پیش کئے گئے ہیں۔ اسی طرح شہداء احمدیت ضلع راولپنڈی اور اسیران راہ مولا کے ایمان افروز واقعات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اس علاقہ میں جماعت احمدیہ کے اہم مباحثوں کا ذکر ہے۔ ابتلاؤں کے ایام میں جماعت احمدیہ راولپنڈی کے احباب کے صبر و استقامت کے روح پرور واقعات بیان کئے گئے ہیں۔ آخری باب میں خدمت کے پیکر کے تحت جماعت راولپنڈی کے مخلص اور نمایاں خدمت دین کی توفیق پانے والے افراد اور شعراء احمدیت کا تذکرہ ہے۔

''ضلع راولپنڈی تاریخ احمدیت'' سادہ اور سلیس اردو زبان میں واقعاتی اور تاریخی لحاظ سے مفید حوالہ جات کے ساتھ مرتب کی گئی ہے اور کتاب کو خوبصورت اور نادر تاریخی تصاویر سے مزین کیا گیا ہے۔ اس کے پیش لفظ میں محترم فضل الرحمان صاحب امیر جماعت راولپنڈی تحریر کرتے ہیں۔

''الحمد للہ تدوین تاریخ احمدیت کا نہایت اہم اور نازک کام کافی حد تک مکمل ہوا لیکن تاریخ ایک ایسا مضمون ہے جو کبھی بھی حتمی طور پر مکمل نہیں ہوا کرتا۔ اور آئندہ آنے والے مؤرخ کے لئے ہمیشہ اس بحر بے کنار میں غوطے لگانے کا راستہ کھلا رہتا ہے۔ باوجود اس تسلی کے کہ جو ٹیم تاریخ احمدیت کی تدوین کا کام کر رہی تھی اس نے نہایت محنت شاقہ سے کام لے کر تحقیق کا حق ادا کر دیا ہے لیکن یقیناً ایسے بہت سے پہلو ہیں جو فی الحال نظروں سے اوجھل رہے لیکن جیسا کہ سونے کے ذرے اگر ریت اور مٹی میں مل بھی جائیں تو کسی وقت کوئی باہمت شخص ان کو نکال ہی لیتا ہے ان معروضات کے ساتھ جو کچھ اس وقت مل سکا پیش خدمت ہے''۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تاریخ کے ان صفحات کو مرتب کرنے والے اور جملہ معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اپنی رحمت کے سایہ میں رکھے اور اس تاریخ کو پڑھ کر احباب میں ایک نئی روح اور جذبہ پیدا ہو۔

(ع۔س۔خ)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل ...3715 میں محبوب حسین ولد مرحوم ڈاکٹر نور حسین پیشہ کاروبار عمر 52 سال بیعت 1953ء ساکن ڈھاکہ بنگلہ دیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 2-1-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200000 ٹکہ ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محبوب حسین ولد مرحوم ڈاکٹر نور حسین ڈھاکہ گواہ شد نمبر 1 محمد مطیع الرحمٰن ولد مرحوم زین العابدین ڈھاکہ گواہ شد نمبر 2 شاہ محمد عبد الغنی ولد مرحوم جاشم الدین ڈھاکہ

مسل نمبر 37152 میں سید ریاض احمد ولد مرحوم سید صالح احمد پیشہ کاروبار عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن برہمن بڑھیا بنگلہ دیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1-8-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/16000 ٹکہ ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد سید ریاض احمد ولد مرحوم سید صالح احمد برہمن بڑھیا بنگلہ دیش گواہ شد نمبر 1 محمد ادریس ولد مرحوم خلیل الدین احمد بنگلہ دیش گواہ شد نمبر 2 سید احمد بنگلہ دیش

مسل نمبر 37153 میں Jowel Ahmed ولد Md Bahar Mia پیشہ ملازمت عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کانڈی پرا برہمن بڑھیا بنگلہ دیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1-8-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1660 ٹکہ ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Jowel Ahmad ولد Md Bahar Mia کانڈی پرا برہمن بڑھیا بنگلہ دیش گواہ شد نمبر 1 Khandaker Sayed Ahmed ولد Marhum Abdulbari Khandaker کانڈی پرا برہمن بڑھیا بنگلہ دیش گواہ شد نمبر 2 محمد ادریس ولد مرحوم خلیل الدین احمد کانڈی پرا برہمن بڑھیا بنگلہ دیش

مسل نمبر 37154 میں راقب احمد ولد فرید احمد پیشہ کاروبار عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن قاضی پرا برہمن بڑھیا بنگلہ دیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1-11-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1600 ٹکہ ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد راقب احمد ولد فرید احمد قاضی پرا برہمن بڑھیا بنگلہ دیش گواہ شد نمبر 1 محمد ادریس ولد مرحوم خلیل الدین احمد قاضی پرا برہمن بڑھیا بنگلہ دیش گواہ شد نمبر 2 Jowel Ahmed ولد Md Bahar Mian قاضی پرا برہمن بڑھیا بنگلہ دیش۔

مسل نمبر 37155 میں رضیہ مطیع زوجہ جی ایم مطیع الرحمٰن پیشہ خانہ داری عمر 45 سال بیعت 1966ء ساکن جتندرا نگر ضلع شیرا بنگلہ دیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1-7-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زرعی

زمین رقبہ 1.57 ایکڑ واقع بنگلہ دیش مالیتی -/2,12062 ٹکہ۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/1001 ٹکہ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/14637 ٹکہ سالانہ آمداز جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ادا کرتی رہوں گی کو میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ رضیہ مطیع زوجہ جی ایم مطیع الرحمٰن جتندرانگر بنگلہ دیش گواہ شد نمبر 1 ایس کے محفوظ الرحمٰن ولد ایس کے جناب علی جتندر انگر گواہ شد نمبر 2 ایم ڈی غلام دین احمد ولد مرحوم امان علی جتندرانگر بنگلہ دیش

مسل نمبر 37156 میں جی ایم مطیع الرحمٰن ولد مرحوم الک غازی پیشہ ریٹائرڈ عمر 60 سال بیعت 1942ء ساکن جتندرانگر ضلع شیرا بنگلہ دیش بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-7-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زرعی زمین رقبہ 1.78 ایکڑ واقع بنگلہ دیش مالیتی -/241562 ٹکہ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 ٹکہ ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/14600 ٹکہ سالانہ آمداز جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد جی ایم مطیع الرحمٰن ولد مرحوم الک غازی جتندرانگر بنگلہ دیش گواہ شد نمبر 1 محفوظ الرحمٰن ولد ایس کے جناب علی جتندرانگر بنگلہ دیش گواہ شد نمبر 2 جی ایم غالب الدین برادر موصی

مسل نمبر 37157 میں احمد صالح ولد محمد سمات ماجہ پیشہ پرائیویٹ ملازمت عمر 74 سال بیعت 1982ء ساکن جکارتہ انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 3-1-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ مکان رقبہ 135 مربع میٹر واقع جکارتہ تیمور انڈونیشیا مالیتی -/50000000 روپے۔ 2۔ ایک عدد کار مالیتی -/20000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1350000 روپے ماہوار بصورت متفرق ذرائع مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد احمد صالح ولد محمد سمات ماجہ جکارتہ انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 شمس الاحمدی وصیت نمبر 33194 گواہ شد نمبر 2 آر ایچ محمد بکری وصیت نمبر 24661

مسل نمبر 37158 میں Dede Winarti زوجہ Jamaludin پیشہ خانہ داری عمر 43 سال بیعت 1978ء ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 6-12-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر وصول شدہ بصورت طلائی زیور وزنی 2 گرام مالیتی -/140000 روپے۔ 2۔ مشترکہ مکان واقع Ciandam انڈونیشیا مالیتی -/400000 روپے۔ 3۔ ایک عدد Cupboard مالیتی -/100000 روپے۔ 4۔ ایک عدد سلائی مشین مالیتی -/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/40000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ Dede Winarti زوجہ Jamaludin جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Eep Suhana وصیت نمبر 29514 گواہ شد نمبر 2 Muhyidin ولد Musthopakamil جابر انڈونیشیا

داخلے جاری ہیں
فون 212088
گرافکس اینڈ ویب ڈیزائننگ کورس
دورانیہ 3 ماہ
طالبات کی کلاسز جاری ہیں
MACLS کالج روڈ ربوہ

ضیاء آرٹیفیشل ہیئر آئل
فون: 213698
بال گرنا، سفید ہونا اور بالوں کی خشکی سکری کیلئے
بفضل خدا نہایت مفید۔ قیمت /45 روپے -/25 روپے
بھٹی ہومیو پیتھک کلینک اقصیٰ چوک ربوہ

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم محبوب احمد سیٹھی صاحب 4-10-I اسلام آباد لکھتے ہیں۔ مکرم ممتاز احمد سیٹھی صاحب اور مکرمہ فرح ممتاز صاحبہ کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 4 جون 2004ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچے کا نام مونس احمد عطا فرمایا ہے نومولود مکرم سیٹھی مقبول احمد صاحب کا پوتا اور مکرم شیخ مشتاق احمد صاحب مرحوم آف مردان کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو لمبی زندگی عطا فرمائے دین و دنیا میں سرفراز کرے اور حقیقی معنوں میں خادم دین بنائے۔ آمین

اعلان داخلہ

بنۂ لاہور کالج فار ویمن یونیورسٹی نے بی اے/ بی ایس سی (آنرز) اور بی سی ایس (چار سالہ ڈگری) میں داخلہ کا اعلان کیا ہے داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 18/ اگست 2004ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ 12/ اگست 2004ء ملاحظہ کریں۔

وفاقی اردو یونیورسٹی برائے فنون، سائنس اور ٹیکنالوجی نے درج ذیل شعبہ جات میں داخلے کا اعلان کیا ہے (i) بی اے آنرز (ii) ایم۔اے (iii) بی ایڈ (iv) بی کام داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 20/ اگست 2004ء ہے مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ مورخہ 12/ اگست 2004ء

شیخ زید اسلامک سنٹر یونیورسٹی آف دی پنجاب نے بی اے آنرز ان اسلامک سٹڈیز، عربی اور کمپیوٹر سائنس میں داخلہ کا اعلان کیا ہے داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 25۔ اگست 2004ء ہے مزید معلومات کیلئے روزنامہ ڈان مورخہ 11۔ اگست 2004ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

گمشدہ کیسٹ

گوگی سٹوڈیو ریلوے روڈ ربوہ سے دارالعلوم غربی (رکشہ پر) آتے ہوئے شادی کی مووی پر مشتمل ریکارڈ کی ہوئی کیسٹ کہیں گر گئی ہے۔ جس کو ملے یا علم ہو تو براہ کرم درج ذیل پتہ پر اطلاع دیں یا پہنچا دیں۔

بلال احمد خان۔ دفتر الفضل فون نمبر 213029

انٹرویو انسپکٹران/محررین وقف جدید

امیدواران انسپکٹر و محررین وقف جدید کے انٹرویو کا پروگرام درج ذیل ہے۔

☆ تحریری امتحان مورخہ یکم ستمبر 2004ء بروز بدھ بوقت 8:00 بجے صبح ہوگا۔

☆ امتحان میں کامیاب امیدواران کا انٹرویو 2 ستمبر 2004ء بروز جمعرات 9:00 بجے صبح دفتر وقف جدید ربوہ میں ہوگا۔

☆ آمدورفت کے اخراجات امیدوار کو خود برداشت کرنا ہونگے

☆ اصل سند ہمراہ لائیں۔

(ناظم مال وقف جدید)

اعلان دارالقضاء

محترم ملک عبدالمنان خاں صاحب بابت ترکہ محترم ملک عبداللہ خاں صاحب مرحوم

محترم ملک عبدالمنان خاں صاحب باب الابواب ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم ملک عبداللہ خان صاحب بقضائے الٰہی وفات پا چکے ہیں میری والدہ محترمہ ہاجرہ بی بی اہلیہ محترم ملک عبداللہ خان بھی بقضائے الٰہی وفات پا چکی ہیں۔ قطعات نمبر 37-39/1 باب الابواب مکرم ملک عبداللہ خان صاحب کے نام بطور مقاطعہ غیر منتقل کردہ ہیں قطعہ نمبر 39/1 کا کل رقبہ ایک کنال اور قطعہ نمبر 37/1 باب الابواب ربوہ کا کل رقبہ 18 مرلہ ہے۔ قطعہ نمبر 38/1 برقبہ ایک کنال محترمہ والدہ مرحومہ ہاجرہ بی بی اہلیہ ملک عبداللہ خان صاحب کے نام بطور مقاطعہ غیر منتقل کردہ ہے یہ قطعات ہم دو بھائیوں اور ایک بہن کے نام اس ترتیب سے منتقل کر دیئے جائیں کسی وارث کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔

قطعہ نمبر 37/1 بنام ملک عبدالحنان خان صاحب پسر محترم ملک عبداللہ خان صاحب

قطعہ نمبر 38/1 بنام ملک عبدالمنان خان صاحب پسر محترم ملک عبداللہ خان صاحب

قطعہ نمبر 39/1 بنام اختر النساء صاحبہ دختر محترم ملک عبداللہ خان صاحب۔

جملہ ورثاء کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(1) محترم عبدالمنان صاحب (بیٹا)

(2) محترم عبدالحنان صاحب (بیٹا)

(3) محترمہ اختر النساء (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر قضاء میں اطلاع دیں۔ (ناظم دارالقضاء)

اعلان داخلہ

✿ یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور نے ایسے امیدواروں کیلئے انڈر گریجوایٹ پروگرامز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے جنہوں نے 25 جولائی 2004ء کو ہونے والے انٹری ٹیسٹ میں شمولیت کی ہے داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 31۔اگست 2004ء ہے مزید معلومات کیلئے روزنامہ ڈان مورخہ 9۔اگست 2004ء ملاحظہ کریں۔

✿ یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی ٹیکسلا نے ان امیدواروں کیلئے انڈر گریجوایٹ پروگرامز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے جنہوں نے 25 جولائی 2004ء کو انٹری ٹیسٹ میں شمولیت اختیار کی ہے درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 30۔اگست 2004ء ہے مزید معلومات کیلئے روزنامہ ڈان مورخہ 8/اگست 2004ء ملاحظہ کریں۔

✿ جی سی یونیورسٹی فیصل آباد نے درج ذیل پروگرامز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔(i) بیچلر آف فائن آرٹس (ii) ماسٹر آف فائن آرٹس (iii) بی ایس سی، ایم ایس سی، بی ایڈ، سی ٹی (ہوم اکنامکس) (iv) ایک سالہ ڈپلومہ و شارٹ کورسز۔ مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ مورخہ 8/اگست 2004ء ملاحظہ کریں۔

✿ این ایف سی انسٹیٹیوٹ آف انجینئرنگ اینڈ فرٹیلائزر ریسرچ فیصل آباد نے بی ایس سی کیمیکل انجینئرنگ اور بی ایس سی الیکٹریکل انجینئرنگ میں داخلہ کا اعلان کیا ہے درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 25/اگست 2004ء ہے مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ مورخہ 10/اگست 2004ء ملاحظہ کریں۔

✿ پنجاب یونیورسٹی ھیلے کالج آف بینکنگ اینڈ فنانس نے تین سالہ بی ایس (آنرز) بینکنگ اینڈ فنانس پروگرام میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 21/اگست 2004ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے روزنامہ ڈان مورخہ 10/اگست 2004ء ملاحظہ کریں۔

✿ یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز لاہور نے ایم ایس سی الیکٹرومیڈیکل انجینئرنگ میں داخلہ کا اعلان کیا ہے درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 15 ستمبر 2004ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے روزنامہ ڈان مورخہ 10/اگست 2004ء ملاحظہ کریں۔

✿ پنجاب یونیورسٹی ڈیپارٹمنٹ آف ماس کمیونیکشن نے بی اے (آنرز) ماس کمیونیکشن میں داخلہ کا اعلان کیا ہے داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 20۔اگست 2004ء ہے مزید معلومات کیلئے روزنامہ ڈان مورخہ 8۔اگست 2004ء ملاحظہ کریں۔

✿ کنیئرڈ کالج فار وومن لاہور نے بی اے/بی ایس سی آنرز پروگرام میں داخلہ کا اعلان کیا ہے داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 21/اگست 2004ء ہے مزید معلومات کیلئے روزنامہ ڈان مورخہ 8/اگست 2004ء ملاحظہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

خبریں

خودکش حملوں کے خلاف فتوی صدر جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ علماء خودکش حملوں کے خلاف فتویٰ دیں۔ پی ٹی وی کے پروگرام ”آپ کے روبرو“ میں صدر مشرف نے اس سوال پر کہ وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ القاعدہ کو متحدہ مجلس عمل کی حمایت حاصل ہے آپ کا کیا خیال ہے صدر نے کہا کہ یہ وزیر داخلہ کی رائے ہے لیکن جماعت اسلامی بحیثیت جماعت القاعدہ کی حمایت نہیں کر رہی۔ یہ ٹھیک ہے کہ القاعدہ کے بعض دہشت گرد ایسے گھروں سے پکڑے گئے جن کا تعلق جماعت سے تھا۔

بلوچستان میں فوجی آپریشن وزیر داخلہ سید فیصل صالح حیات نے کہا ہے کہ بلوچستان میں فوجی آپریشن جاری ہے۔ گزشتہ ہفتوں میں القاعدہ کے شبہ میں 12 غیر ملکی اور 51 پاکستانی گرفتار کئے گئے جو جماعت اسلامی کی پناہ میں تھے۔

سوئی میں فوج اور ایف سی پر حملے بلوچستان کے علاقے سوئی میں نامعلوم مسلح افراد نے تین مختلف حملوں میں فرنٹیئر کور کے چار اور پاک فوج کے ایک نوجوان کو شہید کر دیا جبکہ 15۔ اہلکار زخمی کر دیئے۔

عراق میں 35 عراقی اور 7 اتحادی ہلاک

عراق میں مختلف مقامات پر عراقیوں اور اتحادیوں میں جھڑپوں کے نتیجہ میں کم از کم 35 عراقی جاں بحق اور 4۔امریکیوں سمیت 7۔ اتحادی مارے گئے ہیں۔

آسام میں بم دھماکہ بھارت کے یوم آزادی کے موقع پر آسام میں نکالے جانے والے جلوس میں دو مقامی سیاست دانوں سمیت 22۔افراد ہلاک اور 40 سے زائد زخمی ہو گئے۔

یوم آزادی پر 15 ہلاک یوم آزادی کے موقع پر لاہور میں ریلیوں کے دوران ون ویلنگ (ایک پہیہ پر موٹر سائیکل دوڑانا) کرتے ہوئے 15 نوجوان ہلاک جبکہ 300 سے زائد زخمی ہو گئے۔ ان میں سے متعدد افراد ٹانگیں ٹوٹنے کے باعث زندگی بھر کے لئے مفلوج ہو گئے۔ زخمیوں میں متعدد کی حالت تشویشناک ہے۔

القاعدہ سے تعلق کے شبہ میں گرفتاری کا فیصلہ

وفاقی حکومت نے القاعدہ اور دہشت گردوں سے مبینہ تعلق کے شبہ میں صوبہ سرحد کی کالعدم مذہبی جماعتوں کے 50 سے زائد علماء اور مدارس کے نگرانوں کی گرفتاری کا فیصلہ کیا ہے۔

36 ہزار اساتذہ کی بھرتی وزیر اعلیٰ پنجاب چوہدری پرویز الٰہی نے کہا ہے کہ پنجاب میں 36 ہزار اساتذہ کی میرٹ پر بھرتی کی جائے گی۔ خواتین کو مساوی مواقع دیئے جائیں گے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 18۔اگست 2004ء

طلوع فجر	4:04
طلوع آفتاب	5:33
زوال آفتاب	12:12
وقت عصر	4:52
غروب آفتاب	6:52
وقت عشاء	8:19

شعبہ امراض چشم میں جدید سہولیات
محض خدا تعالیٰ کے فضل سے شعبہ امراض چشم فضل عمر ہسپتال کو Up Grade کر دیا گیا۔ اب ہسپتال میں مندرجہ ذیل جدید سہولیات میسر ہیں۔
☆ شوگر سے متاثر آنکھ کے پردے کیلئے لیزر (Laser) کی سہولت
☆ بذریعہ کمپیوٹر نظر کا معائنہ
☆ بغیر ٹانکوں کے سفید موتیا کا آپریشن
☆ کالے موتیا کی تشخیص کیلئے نظر کا معائنہ
☆ بھینگا پن کا علاج اور آپریشن
☆ کارنیا (Cornea) کی پیوندکاری
☆ آنکھوں کے دیگر آپریشنز۔
فضل عمر ہسپتال ربوہ
فون نمبرز: 04524-213970-211373
فیکس: 04524-215190-214481
ویب سائیٹ: www.foh-rabwah.org
ای میل: info@foh-rabwah.org

ترقی کی شاہراہ پر گامزن
لیپروسکوپک (کیمرے اور دوربین سے) سرجری کا آغاز
پتے کی پتھری۔ گائنی کے مریضوں کی تشخیص کیلئے
زیر نگرانی: اسسٹنٹ پروفیسر اظہر جاوید احمد (ایف سی پی ایس)
18۔اگست کے بعد ہر بدھ دوپہر 3 بجے کے بعد
یادگار چوک ربوہ فون: 213944-214499

جرمن ہومیو ادویات کے قیمتی اجزاء سے تیار کردہ حیرت انگیز ادویات
ہیئر ایکس کورس۔ آپ کے بال لمبے گھنے سیاہ کرے اور خشکی کا خاتمہ کر کے سفید بال دھیرے دھیرے قدرتی رنگ میں واپس لائے
اوبیسی ٹیکس کورس۔ اس کے استعمال سے نہ جی متلائے نہ دل گھبرائے، بغیر کمزوری لائے موٹاپا کولیسٹرول کو ختم کر کے جسم کو سمارٹ بنائے
سٹاکسٹ اور ڈاکٹر حضرات کیلئے خصوصی رعایت
المذیب ہومیو پیتھی
بالمقابل جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن کالج روڈ ربوہ فون: 04524-211794

طالبان کے حملے افغانستان میں طالبان نے مختلف حملوں میں 5۔امریکی 8۔افغان فوجی اور انتخابی عملے کے 12۔ارکان کو ہلاک کر دیا ہے۔

اکسیر پائیوریا
مسوڑھوں سے خون اور پیپ کا آنا۔ دانتوں کا ہلنا
دانتوں کی میل ٹھنڈے یا گرم پانی کا لگنا۔
منہ سے بدبو آنا کیلئے بہت مفید ہے۔
ناصر
Ph:04524-212434 Fax:213966

چاندی میں الیس اللہ کی انگوٹھیوں کی قیمتوں میں حیرت انگیز کمی
فرحت علی جیولرز اینڈ ریڈی ہاؤس
فون: 04524-213158

Call Tuch
A Payphone Service
خوشخبری اڑھائی روپے فی یونٹ والا پی سی او
ربوہ سمیت پنجاب بھر میں 2:30 روپے فی یونٹ میں پی سی او لگوائیں اور منافع بخش کاروبار کا آغاز کریں
کال ٹچ (سٹار انٹرپرائیزز)
آفس نمبر 1 فرسٹ فلور مدینہ سنٹر سلیمی چوک ستیانہ روڈ فیصل آباد فون: 041-543474

جائیداد کی خرید وفروخت کا بااعتماد ادارہ
دوبئی پراپرٹی سنٹر
(خوشخبری) رجسٹریاں بازار سے بارعایت کروانے کیلئے ہم سے رابطہ کریں
دارالرحمت شرقی الف ربوہ فون: 213257
پروپرائٹر: سعید احمد۔ فون گھر: 212647

سی پی ایل نمبر 29